اُردو کلیاتِ غالب (نسخہ اشرف) ۔ایک نئی جہت

ڈاکٹر صائمہ ارم، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی لاہور

Abstract

The publication of Urdu Kuliyat e Ghalib is a unique development in the history of Ghalbiat. For the first time the complete Urdu poetical works of Ghalib have been presented in proper alphabetical order and in their original form. For the last about two hundred years Ghalib's poetry and Ghalib's studies have been the focal point of Urdu poetry and Urdu criticism. There are regular institutions in both India and Pakistan as well as Ghalib studies but in spite of all the hype Ghalib's complete work were never compiled in proper form and correct alphabetical order. It is for the first time that this has been remedied by Dr. Ashraf and Dr. Azmat. In this article Dr. Saima Iram undertakes to review the salient features of this seminal work.

اُردو کلیاتِ غالب (نسخہ اشرف) کی اشاعت ایک انقلابی قدم ہے ۔پہلی دفعہ اُردو میں غالب کا مکمل تمام تر اُردو کلام درست ترتیب و ہیئت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ۔ڈاکٹر اے۔ بی ۔اشرف نے اپنے مضمون میں زیرِ نظر کلیات کے حوالے سے جو خصوصیات گنوائی ہیں ان میں سرِ فہرست یہی نکتہ ہے ۔وہ لکھتے ہیں:

> ''غالب کے کل کلام کو جزئیاتی سطح پر تو ترتیب دیا جاتا رہا ہے لیکن ان کے مکمل مجموعۂ کلام کو اُردو کے کلاسیکی معیار اور طریق کار کے مطابق مرتب کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ۔خود غالب نے بھی اس کی طرف توجہ نہیں دی ۔اس لحاظ سے یہ پہلا کلیات ہے جس میں ہیئتی وحدت کا خیال رکھا گیا ہے ۔یعنی اس میں غالب کی تمام غزلوں کے منتشر حصوں کو دوبارہ یکجا کر کے اسی ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جس میں غالب نے انہیں کہا تھا۔''[۱]

درج بالا اقتباس میں چار نکات قابلِ غور ہیں:

۱۔ غالب کے مکمل مجموعۂ کلام کو کلاسیکی معیار اور طریق کار کے مطابق مرتب کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ۔

۲۔ غالب نے خود بھی اس معیار کے مطابق اپنا دیوان مرتب نہیں کیا۔

۳۔ اُردو کلیاتِ غالب نسخہ اشرف پہلا کلیات ہے جس میں کلاسیکی معیار اور ہیئتی وحدت کے مطابق غالب کا منتشر کلام

ترتیب دیا گیا ہے۔

۴۔ غالب کی منشا کے مطابق کلام کو ترتیب دیا گیا ہے۔

ان نکات کو فرداً فرداً زیرِ بحث لایا جائے تو پہلا نکتہ یہ ہے کہ کلاسیکی معیار کے مطابق غالب کی زندگی میں اور ان کے بعد بھی کلامِ غالب کو ترتیب نہیں دیا گیا۔ کلاسیکی معیار کے مطابق کلام کی ترتیب یہ ہے کہ اگر دیوان ہے تو تمام غزلیات کو الف بائی ترتیب سے ردیف وار پیش کر دیا جائے، غزلوں میں سے منتخب اشعار کو پیش کرنا کلاسیکی معیار نہیں ہے بلکہ اس وقت کا مکمل کلام شامل کرنا دیوان کی خاصیت ہے۔ اگر انتخاب کیا جائے گا تو پھر وہ منتخب کلام ہوگا مروج مکمل کلام نہیں کہلایا جا سکتا۔

غالب کی زندگی میں پانچ بار ان کا دیوان شائع ہوا، اس میں دلچسپ بات یہ ہے کہ ہر بار اشعار کی تعداد بھی مختلف رہی ہے اور اشعار کا انتخاب بھی۔ اعداد و شمار کے مطابق اشعار کی تعداد یوں بنتی ہے:

پہلی اشاعت میں اشعار کی تعداد	۱۰۹۳
دوسری اشاعت	۱۱۰۹
تیسری اشاعت	۱۷۹۶
چوتھی اشاعت	۱۸۰۲
پانچویں اشاعت	۱۷۹۵

غالب نے جو مخطوطے خود اپنی نگرانی میں تیار کرائے یا ان کے دوستوں نے انھیں مرتب کرایا ان کی ترتیب اور تعدادِ اشعار بھی مختلف رہی ہے۔ ان کی وجوہات سے قطع نظر یہ بات غور کے قابل ہے کہ ہر نسخے میں مخصوص غزلیات کی تعداد اور انتخابِ اشعار بھی الگ الگ ہیں۔ مثلاً نسخہ بھوپال مرتبہ اکبر علی خاں عرشی زادہ میں غزلوں کی تعداد ۲۵۴ اور اشعار کی تعداد ۱۵۶۳ ہے۔

نسخہ حمیدیہ مرتبہ حمید احمد خاں میں اشعار کی تعداد ۲۴۱۶ ہے۔

نسخہ شیرانی	۲۰۷۸
نسخہ لاہور	۱۵۴۸

نسخہ رام پور قدیم میں اشعار کی کل تعداد ۱۰۶۷ ہے۔

نسخہ بدایوں میں ۱۱۰۲، نسخہ دیسنہ میں ۱۰۹۸، نسخہ کریم الدین میں ۱۱۰۷، نسخہ رام پور جدید میں اشعار کی تعداد ۱۷۹۵ ہے۔ اور اسی طرح دیگر نسخوں میں بھی اشعار کی یہ تعداد مختلف ہے۔

غالب کی زندگی کے بعد شائع ہونے والے دواوین کی تعداد کافی ہے۔ ان پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ان سب میں بھی صورتِ حال یہی ہے۔ کلیاتِ غالب مرتبہ اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی میں نسخہ حمیدیہ ہی کا کلام شامل کیا گیا ہے، ضمیمے میں دیگر کلام کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

دیوانِ غالب نسخہ عرشی میں غالب کا کلام چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور غزلیات کے مختلف اشعار کو ان چاروں اجزا میں منتشر کر دیا گیا ہے جس سے غزلیات کی ہیئتی ترتیب اور کلاسیکی میعار قائم نہیں رہا۔

دیوانِ غالب مرتبہ حامد علی خاں میں متن کی بنیاد نسخہ نظامی پر رکھی گئی ہے۔

دیوانِ غالب مرتبہ کالی داس گپتا رضا میں غالب کے کلام کو گیارہ ادوار میں تقسیم کر دیا گیا ہے جس سے غزلیات کی ردیف وار ترتیب قائم نہیں رہی۔

غالب کے کلام کے حوالے کے دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ وہ اپنے اُردو کلام کو فارسی کے مقابلے میں درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے تھے اور یہی اُردو کلام ان کی شہرت کا سبب بنا۔ غالب نے مختلف مواقع کی ضروریات یا دوستوں اور شاگردوں کی فرمائش پر اپنا کچھ کلام منتخب کیا اور نوابین اور امرا کو یہ انتخاب بھجوائے یا اشاعت کے لیے کلام کو صادر کر کے کاتب کے حوالے کر دیتے تھے۔ والیانِ رام پور نواب یوسف علی خاں اور نواب کلب علی خاں کو بھیجا گیا کلام امتیاز علی خاں عرشی نے ''دیوانِ غالب'' اور ''انتخابِ غالب'' کے عنوان کے تحت ترتیب دیا ہے۔ غالب کا مطمحِ نظر اپنے کلام کی ترتیب و جمع نہیں تھا بلکہ مالی معاونت اور وظائف کی توقع میں مُطلا و مُجلا نسخے تیار کرانا تھا، ان میں مقبولِ عام اشعار زیادہ تھے۔ کلام سے قطع نظر غزل کے مکمل اشعار کے بجائے چند اشعار کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ غالب کے پاس جو نسخہ ہوتا تھا اس کے اشعار کو صادر کر کے کاتب کو دے دیتے تھے اور یوں ان کے کلام کے مختلف انتخابات تو سامنے آگئے لیکن مکمل کلام کی ترتیب کی طرف غالب نے بوجوہ توجہ نہیں دی۔

غالب کے کلام پر متعدد تنقیدی و تحقیقی کتب اور مقالات تحریر کیے گئے لیکن ان کے مکمل کلام کو کلاسیکی ترتیب کے مطابق مرتب کرنے کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ تمام کلامِ غالب الف بائی ترتیب سے جمع کیا جائے تاکہ تحریف اور جعل کا امکان نہ رہے۔ دیوانِ غالب کے نام پر غالب کا جو اُردو کلام سامنے آیا ہے وہ کچھ اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے:

۱۔ نسخہ نظامی کو مروج دیوان مان کر اسے بار بار شائع کیا جاتا رہا ہے۔

۲۔ غالب نے جو نسخے نوابین رام پور کو بھجوانے کے لیے مرتب کرائے انھیں شائع کر دیا گیا۔

۳۔ اشاعت کی غرض سے غالب نے اپنے کلام کا جو انتخاب کیا اسے دیوانِ غالب کا نام دے دیا۔

۴۔ مولوی سراج الدین کے اُردو فارسی کلام کا انتخاب بعنوان ''گلِ رعنا'' چھاپ دیا گیا۔

۵۔ غالب کے کلام کو ادوار میں تقسیم کر کے کلام کو مزید منتشر صورت میں شائع کر دیا گیا جس سے ہیئتی وحدت مجروح ہوئی۔

غالب کا مکمل اُردو کلام ''اُردو کلیاتِ غالب۔ نسخہ اشرف'' کی صورت میں ۲۰۱۲ء میں سامنے آیا جسے ڈاکٹر محمد خاں اشرف اور ڈاکٹر عظمت رباب نے ترتیب دیا ہے۔ مرتبین نے اس کلیات کی ترتیب کے جو مقاصد بیان کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

''اوّل: غالب کا پورا کلام ہیئتی وحدت کے ساتھ پیش کرنا

دوم: کلام کو صحتِ متن کے ساتھ پیش کرنا

سوم: غالب کے مختاراتِ املا کو مدِ نظر رکھ کر مروج املا میں کلامِ غالب کی پیش کش

چہارم: حواشی اور اختلافِ نسخ سے کلام کو بوجھل نہ بنانا

پنجم: تمام غزلوں اور دیگر منظومات کو الف بائی ترتیب کے ساتھ پیش کرنا تاکہ جس شعر/غزل کو دیکھنے کی ضرورت ہو فوراً دریافت ہو سکے۔

ششم: محققین کے علاوہ عام قارئین، طالب علموں اور غالب شناسوں کے لیے مکمل کلامِ غالب ایسی صورت میں پیش کرنا کہ وہ اس سے لطف اندوز ہوسکیں۔''[۲]

اُردو کلیاتِ غالب (نسخہ اشرف) میں غالب کا تمام اُردو کلام شامل کیا گیا ہے۔ غزلیات کی ترتیب الف بائی رکھی گئی ہے، اس ترتیب میں جزوی ترتیب کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غالب کی مشہور غزل جس کے بارے میں کہا جاتا رہا ہے کہ وہ دیوانِ غالب کی پہلی غزل ہے اور جس کا مطلع ہے:

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیراہن ہر پیکرِ تصویر کا

اس کا شمار نسخہ اشرف میں ۱۵ ہے، یہ روایت سے بغاوت ضرور ہے لیکن کلاسیکی معیار اور ہیئتی ترتیب کے مطابق اس کا شمار یہی بنتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں وہ دیگر ۱۴ غزلیات بھی شامل ہیں جنھیں اس سے قبل یا تو کلام میں شامل نہیں کیا گیا تھا یا انھیں ترتیب کے مطابق درست مقام پر شامل نہیں کیا گیا تھا۔

اختلافاتِ نسخ اور حوالوں کی بھر مار نسخہ اشرف میں نہیں ہے۔ ضروری حوالے آخر میں ''حواشی و حوالہ جات'' کے عنوان سے درج کر دیے گئے ہیں۔ مقصد قارئین کے ذوق کی تسکین ہے جو حوالوں کی بھر مار سے متاثر ہوتی ہے۔

غزلیات کو نمبر دیے گئے ہیں اسی طرح کلاسیکی طریق کار کے مطابق غزل کے شعر کی نشاندہی کی آسانی کے لیے یہ طریق کار اختیار کیا گیا یہ کہ ہر پانچ شعر کے بعد اس پر نمبر دیا گیا ہے مثلاً اگر غزل گیارہ اشعار پر مشتمل ہے تو شعر نمبر ۵ اور شعر نمبر ۱۰ پر شمار کا اندراج کر دیا گیا ہے۔ محققین کو اس سے خاصا صدمہ بھی پہنچا ہے۔ مہر افشاں فاروقی لکھتی ہیں:

> "It is a bit shocking to not have 'Naqsh Faryadi Hai Kis Ki Shokhi-e-Tehreer Ka' as the first ghazal; in stead, we have an unfamiliar, immature ghazal from the 1816 divaan. In the Kulliyat, we find 'Naqsh Faryadi' at number 15 in the order of radeef."[۳]

کلیات کی ترتیب کے مطابق غزل کا شمار پندرہ ہی بنتا ہے، اگر اب بھی متذکرہ بالا غزل کو دیوان کی پہلی غزل قرار دیا گیا تو یہ ایک تحقیقی غلطی ہو گی جس پر غور کرنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر اے۔ بی۔ اشرف نے اپنے مضمون میں ترتیب کی اس خوبی کو سراہا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''جہاں تک میری دانست کا تعلق ہے، اس کلیات سے پہلے غالب کی اُردو شاعری کا کوئی مجموعہ اور کوئی کلیات ایسا نہیں جس کی پہلی غزل اس مطلع سے شروع نہ ہوتی ہو۔۔۔ لیکن زیرِ نظر 'اُردو کلیاتِ غالب نسخہ اشرف' میں یہ غزل ۱۵ ویں نمبر پر ہے۔ اس غزل سے پہلے ۱۴ غزلیں ایسی ہیں جو ہیئتی وحدت، ردیف کی اندرونی ترتیب اور جزوی الف بائی ترتیب کے سبب اس سے پہلے آنی چاہیے تھیں۔ گویا ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہلے بار اپنے مرتب کردہ کلیات میں یہ ترتیب قائم کی ہے۔ چنانچہ اس کلیات میں پہلی غزل کا مطلع یوں ہے:

ہے تنگ ز واماندہ شدن ، حوصلہ پا
جو اشک گرا خاک میں ، آبلہ پا'' ؎۴

کلیات کی فہرست اصناف وار درج کر دی گئی ہے جس کے مطابق غزلیات، رباعیات میں پہلے مصرع کا اندراج کیا گیا ہے، قطعات کے عنوانات دیے گئے ہیں۔

زیرِ نظر کلیات میں غزلیات کی تعداد ۴۴۰ ہے جن کے اشعار کی کل تعداد ۳۳۴۸ ہے۔ کلیات کے کل اشعار کی تعداد ۴۳۸۷ اور ایک مصرع پر مشتمل ہے۔

غالب نے مالی منفعت یا فرمائش کسی بھی صورت میں کوئی نسخہ مرتب کیا تو ان کی خواہش تھی کہ اگر وہ نسخہ اشاعت کے لیے تیار کیا جا رہا ہے تو اس کی اشاعت ان کی منشا کے مطابق ہو، یعنی اس میں املا کی اغلاط نہ ہوں، انتخاب درست شامل کر دیا گیا ہو اور اس کی پیش کش کا معیار اعلیٰ ہو۔ لیکن ہر اشاعت پر غالب کی جھنجھلاہٹ ان کے اُردو مکاتیب میں بآسانی دیکھی جا سکتی ہے۔ ان کا درج ذیل صرف ایک اقتباس اس کا آئینہ دار ہے:

> ''دیوانِ اُردو چھپ چکا۔ ہائے لکھنؤ کے چھاپے خانے نے جس کا دیوان چھاپا، اس کو آسمان پر چڑھا دیا۔ حسنِ خط سے حسنِ الفاظ کو چمکا دیا۔ دلی پر اُس کے پانی پر اور اس کے چھاپے پر لعنت۔'' ؎۵

میرا گمان ہے کہ اگر غالب زندہ ہوتے اور وہ اُردو دیوانِ غالب نسخہ اشرف کو دیکھتے تو یقیناً مرتبین اُردو کلیاتِ غالب اور لاہور کے سنگِ میل پبلی کیشنز کو ضرور سراہتے جنھوں نے حتی الامکان غلطیوں سے مبرا کل کلامِ غالب کو دیدہ زیب جلد اور اعلیٰ کاغذ پر عمدہ معیار کے مطابق شائع کیا ہے۔ اُردو کلیاتِ غالب نسخہ اشرف بیک وقت باذوق قارئین اور سنجیدہ مزاج محققین و نقادوں کے لیے خاصے کی چیز ہے یعنی اپنی ضرورت اور ذوقِ نظر کے مطابق وہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

حواشی:

۱۔ ڈاکٹر اے۔ بی۔ اشرف، ڈاکٹر محمد خاں اشرف کے مرتب کردہ ''اُردو کلیاتِ غالب نسخہ اشرف'' کا تجزیاتی مطالعہ، سہ ماہی ''پیلھوں'' ملتان، شمارہ ۴، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء، ص: ۱۴

۲۔ ص: ۴۹ مقدمہ

۳۔ (Books and Authors, The Rejected Verses of the great Urdu Poet, Ghalib, Dawn, November 24,2013.)

۴۔ ڈاکٹر اے۔ بی۔ اشرف، محولہ بالا، ص: ۱۵

۵۔ ڈاکٹر عظمت رباب، مطالعاتِ غالب، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء، ص: ۵۴

☆☆☆